ترجمہ کنزالایمان
اسلام کا سچا ترجمان

مولانا عبدالمبین نعمانی قادری

یہ مضمون "کنزالایمان اور صدرالشریعہ "
سہ ماہی سفینہء بخشش (شمارہ نمبر 4)
کراچی سے لیا گیا ہے

اس تحریر میں ترجمہ قرآن کے سلسلے میں
صدرالشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ
الرحمہ کی خدمات پر بھی روشنی ڈالی گئ
ہے

علامہ عبدالمبین نعمانی، انڈیا

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ العزیز کا ترجمہ قرآن "کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن" (۱۳۳۰ھ) مقبولیت کی جس بلند ترین منزل پر فائز ہے وہ محتاج بیان نہیں، ہند و پاک اور دیگر ممالک میں اس کی اشاعت جس پیمانے پر ہو رہی ہے اس کا مقابلہ دنیا کی دیگر زبانوں کے ترجمے تو کیا خود اردو کے تراجم میں بھی کوئی ترجمہ نہیں کر سکتا۔ ایک زمانہ تھا کہ اس کی اشاعت کی طرف سے غفلت برتی جا رہی تھی۔ اور دوسرے تراجم دھڑلے سے قرآن کے معنی و مطالب کے نام پر گھروں میں پھیلائے جا رہے تھے عام خواندہ مسلمان فرق تراجم سے ناواقف ہونے کی وجہ سے نادرست تراجم قرآن حاصل کرتے جا رہے تھے لیکن اب جبکہ ہر طرف ترجمہ امام احمد رضا کی دھوم مچی ہوئی ہے دوسرے تراجم قرآن کی اشاعتیں متاثر ہونے لگی ہیں یہی وجہ ہے کہ عرب کے بعض ممالک میں ہند و پاک کے وہابی مسلک کے متعصب افراد نے پابندی لگوانے کی پوری کوشش کی اور وہ سرکاری طور پر پابندی لگوانے میں کامیاب بھی ہو گئے، لیکن الحمد للہ اس پابندی کا اثر الٹا نکلا جسے رکوانے کی تدابیر کی جا رہی تھی اس کی شہرت اور اشاعت آسمانوں کو چھونے لگی۔ سچ کہا ہے کسی کہنے والے نے...... ؎

[illegible]

اور بالکل ایسے ہی اس کی اشاعت بھی ترقی پا رہی ہے جیسے اسلام کہ

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دباؤ گے

چونکہ ترجمہ کنز الایمان قرآن و اسلام کا سچا ترجمان اور مسلک حق کا صحیح ترین پاسبان ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے اسلام ہی کی طرح ابھرنے اور بڑھنے کی فطرت سے نوازا ہے، اب گھٹانے والے لاکھ گھٹائیں، روکنے والے ہزار تدبیریں کرتے رہیں لیکن کنز الایمان کا سورج تو چمکتا ہی جائے گا۔

الحمد للہ! کنز الایمان کی خوبیاں ایسی نہیں کہ صرف امام احمد رضا کے معتقد و مریدین ہی مانتے ہیں بلکہ جنہیں امام احمد رضا سے مسلکی ہم آہنگی بھی نہیں ارادت و تلمذ تو دور کی بات ہے وہ بھی جب حقیقت بیں نگاہوں سے غیر جانبدار ہو کر ترجمہ امام احمد رضا کی زیارت کرتے ہیں اور اس کی بے پناہ خوبیوں سے واقف ہوتے ہیں تو بے ساختہ مدح و ثنا میں زبان کھول کر حقیقت کا اعتراف کرنے میں کوئی تامل نہیں کرتے۔ ذیل میں ایسے ہی دو تاثرات ہدیہ ناظرین ہیں، چشم حیرت وا کیجیے اور پڑھیے۔

پاکستان کے سابق وزیر اطلاعات و نشریات مولانا کوثر نیازی جو مشہور دیوبندی عالم مولانا محمد ادریس کاندھلوی کے شاگرد ہیں اور عرصہ تک جماعت مودودی معروف بہ جماعت اسلامی سے بھی منسلک رہ چکے ہیں وہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی حقائق نگاری و ادب آموزی سے متاثر ہو کر تحریر کرتے ہیں "ادب و احتیاط کی یہی روش امام احمد رضا کی تحریر و تقریر کے ایک ایک لفظ سے عیاں ہے یہی ان کا سوز نہاں ہے جو ان کا حرز جاں ہے، ان کا طغرائے ایمان ہے، ان کی آہوں کا دھواں ہے، ماحصل کون و مکاں ہے۔ یہی ترجمان قرآن ہے باعث رشک قدسیاں ہے، راحت قلب عاشقاں ہے، سرمۂ چشم سالکاں ہے ترجمہ کنز الایمان ہے۔

"وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى" کے ترجمے کو دیکھو قرآن پاک شہادت دیتا ہے "مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى" "رسول گرامی نہ گمراہ ہوئے نہ بہکے" "ضَلَّ" ماضی کا صیغہ ہے مطلب یہ ہے کہ ماضی میں آپ کبھی گم گشتہ راہ نہیں ہوئے۔ عربی زبان ایک سمندر ہے اس کا ایک ایک لفظ کئی کئی مفہوم رکھتا ہے ترجمہ کرنے والے اپنے عقائد و افکار کے رنگ میں ان کو کوئی سا مفہوم اخذ کر لیتے ہیں۔ "وَوَجَدَكَ ضَآلًّا"

کا ترجمہ "ضال" "(گمراہ نہیں ہوئے)" کی شہادت قرآن کو سامنے
رکھ کر عظمت رسول کے عین مطابق کرنے کی ضرورت تھی مگر ترجمہ
نگاروں سے پوچھو "انہوں نے آیت قرآنی سے کیا انصاف کیا ہے؟"
شیخ الہند مولانا محمود الحسن (دیوبندی) ترجمہ کرتے ہیں: "اور
پایا تجھ کو بھٹکتا، پھر راہ سمجھائی" کہا جا سکتا ہے کہ مولانا محمود الحسن ادیب نہ
تھے ان سے چوک ہوگئی۔ آیئے ادیب، شاعر، مصنف اور صحافی مولانا
عبدالماجد دریا آبادی (دیوبندی) کی طرف رجوع کرتے ہیں ان کا ترجمہ
ہے: "اور آپ کو بے خبر پایا سو رستہ بتایا" مولانا دریا آبادی پرانی وضع
کے اہل زبان تھے ان کے قلم سے صرف نظر کر لیجیے اس دور میں اردوئے
معلیٰ میں لکھنے والے اہل قلم سید ابو الاعلیٰ مودودی کے دروازے پر
دستک دیجئے ان کا ترجمہ یوں ہے: "اور تمہیں ناواقف راہ پایا اور پھر
ہدایت بخشی۔"

بے خبری، گمراہی اور پھر ہدایت پانے میں جو جو وسوسے اور
خدشے چھپے ہوئے ہیں انہیں نظر میں رکھئے اور پھر کنز الایمان میں امام
احمد رضا خان کے ترجمہ کو دیکھئے!

بیا در یر گرانی بو حسن دانے   فریب شوق سخن ہائے گفتنی دارد

امام نے عشق افروز اور ادب آموز ترجمہ کیا ہے، رقم طراز ہیں: "اور
تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی" کیا ستم ہے کہ قرة
پر وہ لوگ رشدی کی خرافات پر تو زبان کھولنے سے اور عالم اسلام کے
قدم بقدم کوئی کاروائی کرنے میں اس لئے تامل کریں کہ کہیں آقا ولی
نعمت ناراض نہ ہو جائیں مگر امام احمد رضا کے اس ایمان پرور ترجمہ پر
پابندی لگا دیں جو عشق رسول کا ترجمان اور معارف اسلامی کا گنجینہ ہے۔

جنوں کا نام خرد رکھ دیا، خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

[امام احمد رضا کی ... [illegible]]

اب آیئے امیر جمعیت اہل حدیث پاکستان جناب سعید بن
عزیز یوسف زئی کے کنز الایمان کے بارے میں تاثرات ملاحظہ کریں:
"ہم چاہتے ہیں کہ اپنے اس مضمون میں اس بات کی وضاحت و
صراحت کر دیں کہ کنز الایمان اہل حدیث کی نظر میں کیا ہے؟ اور اس پر
عائد کیے جانے والے الزامات پر جانا کتنا غلط نظر ہے۔ اب آیئے
اصل مضمون کی طرف جو کہ کنز الایمان کے بارے میں ہے کہ ہمارا اس
کے بارے میں کیا نظریہ ہے جہاں تک علمائے دیوبند کا تعلق ہے وہ تو
نہایت شد و مد سے اس کی مخالفت بلکہ تکفیر تک کرتے ہیں مگر میں نہایت
وضاحت کے ساتھ یہ کہوں گا کہ "الم" سے لے کر "والناس" تک ہم
نے کنز الایمان میں نہ کوئی تحریف پائی ہے اور نہ ہی ترجمہ میں کسی قسم کی
غلط بیانی، نہ ہی کسی بدعت یا شرک کے کرنے کا جواز پایا جاتا ہے بلکہ یہ
ایک ایسا ترجمہ قرآن مجید ہے کہ جس میں پہلی بار اس بات کا خاص
خیال رکھا گیا ہے کہ جب ذات باری تعالیٰ کے لئے بیان کی جانے والی
آیتوں کا ترجمہ کیا گیا ہے تو بوقت ترجمہ اس کی جلالت، علو، تقدس و
عظمت و کبریائی کو بھی ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے جبکہ دیگر تراجم خواہ وہ اہل
حدیث سمیت کسی بھی مکتب فکر کے علماء کے ہوں ان میں یہ بات نظر
نہیں آتی ہے اسی طرح وہ آیتیں جن کا تعلق محبوب خدا شفیع روز جزا سید
الاولین والآخرین امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

زبان پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کیلئے

سے ہے، یا جن میں آپ سے خطاب کیا گیا ہے تو بوقت ترجمہ جناب
مولانا احمد رضا خان صاحب نے یہاں پر بھی اوروں کی طرح صرف
لفظی اور معنوی ترجمہ سے کام نہیں چلایا بلکہ صاحب "وَمَا يَنطِقُ عَنِ
الْهَوَى" اور "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" کے مقام عالیشان کو ہر جگہ
ملحوظ خاطر رکھا ہے یہ ایک ایسی خوبی ہے کہ دیگر تراجم میں بالکل ہی نایاب
ہے۔"

قرآن مجید کے جتنے بھی تراجم آج تک اردو زبان میں
ہوئے ہیں ان سب کو چھوڑ دیجئے سوائے کنز الایمان کے ہر ترجمہ میں
یہ بات نظر آئے گی الفاظ گو کہ مختلف ہوں گے مگر مفہوم ایک ہی ہوگا کہ
"وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَى" (اور تمہیں گمراہ پایا تو ہدایت دی)
...... افسوس ان مترجمین پر بھی ہوتا ہے کہ بوقت ترجمہ اپنا ذہن اتنا سا
بھی استعمال نہ کر سکے کہ یہ ترجمہ ہم کس کے لئے کر رہے ہیں؟ کیا وہ
نعوذ باللہ گمراہ تھے۔ اگر گمراہ تھے تو پھر نبی کیوں کر ہے...... کیا قرآن مجید

ان کے بارے میں اعلان نہیں کررہا کہ "مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى" "(تمہارے ساتھی محمد مصطفےٰ ﷺ گمراہ نہیں ہیں)...... مگر دیکھیے کہ یہاں بھی مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی ہی ہیں کہ ان کا ترجمہ مقام مصطفےٰ ﷺ کی روشنی میں کیا گیا ہے اور حامل مقام محمود ﷺ کی عظمت و رفعت کے مطابق ہے کہ لکھتے ہیں: "اور تمہیں اپنی طرف راہ دی" (آئینہ امام احمد رضا ص [illegible] ملخصاً / مطبوعہ [illegible])

یوں ہی فاضل مضمون نگار نے بسم اللہ شریف، "وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ" "اور آیت" "وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى" "وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَاَغْنٰى" کے تراجم کی خوبیاں بیان کی ہیں اور مکمل کر محاسن کنزالایمان کا اعتراف کیا ہے آخری پیراگراف میں فاضل موصوف لکھتے ہیں:

"چنانچہ باوجود ان کے حنفی ہونے کے ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے ترجمے میں وہ چیز پیش کی ہے جس کی نظیر علمائے اہل حدیث کے ہاں بھی نہیں ملتی کنزالایمان واقعی ایک ایسا ترجمہ قرآن مجید ہے کہ ہر ایک شمع رسول ﷺ کو پڑھنا چاہیے میں یہ بات برملا کہوں گا کہ کنزالایمان کا مطالعہ ہر اس شخص کے حق میں مفید ہے جو کہ جناب رسالت مآب ﷺ کی صحیح معنوں میں اطاعت کررہا ہے۔" (ایضاً ص ۲۸)

ترجمہ اعلیٰ حضرت کے محاسن و فضائل کا ذکر اس وقت مقصود نہیں، اس موضوع پر کثیر مقالات و کتب کی اشاعت عمل میں آچکی ہے خود ناچیز کا بھی ارادہ ہے محاسن کنزالایمان پر روشنی ڈالنے کا جس میں ان شاء اللہ کچھ جدید گوشوں کو بھی اجاگر کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

سردست مذکورہ بالا دو فاضل کے (جن کا تعلق امام احمد رضا کے مسلک سے نہ [illegible]) تاثرات محض اس لئے سپرد قلم کر دیے گئے ہیں تاکہ قرآن عظیم کے ترجمے کنزالایمان کی اہمیت پر بطور خاص توجہ دی جائے کہ یقینا یہ ترجمہ قرآن امام احمد رضا کا امت پر عظیم احسان ہے، جو بہت ہی عظیم تاثیر پر بھی بھاری ہے جیسے جیسے وقت گزرتا جاتا ہے یہ بات اظہر من الشمس ہوتی جاتی ہے کہ یقینا دنیا کی جتنی زبانوں میں بھی قرآن کا ترجمہ ہوا ہے اور غالبا اردو میں سب سے زیادہ ہوا ہے، سب پر امام احمد رضا کا ترجمہ کنزالایمان فوقیت و فضیلت رکھتا ہے، اس کے جہاں اچھے مداح ہیں اس کی اہمیت اس سے بھی ظاہر ہے کہ اس کو دنیا کی متعدد زبانوں میں منتقل کیا جاچکا ہے۔ جبکہ کسی دوسرے ترجمہ قرآن کو شاید ہی یہ مقام حاصل ہو، اسے تین فاضل نے اپنے اپنے انداز سے انگریزی میں منتقل کیا ہے، دو چھپ چکا ہے تیسرا زیر طبع ہے کئی ہندی والوں نے اسے ہندی میں منتقل کیا ہے، بلکہ گجراتی، سندھی، ڈچ زبانوں میں بھی اس کے تراجم ہوچکے ہیں اور کئی ایک زبانوں میں سلسلہ جاری ہے تا آنکہ فارسی میں بھی کوئی فاضل ترجمے کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ گویا کہ امام احمد رضا کا ترجمہ قرآن کنزالایمان صرف اردو ہی میں قرآن کا ترجمہ نہیں بلکہ دوسری بہت سی زبانوں میں بھی قرآن کی ترجمانی کا بہترین ذریعہ ہے اب کسی بھی زبان میں قرآن کے معنی و مفہوم کو منتقل کرنے کے لئے براہ راست کنزالایمان کو سامنے رکھا جارہا ہے اور اسی ترجمہ کو بنیاد بنایا جارہا ہے اب تک اس کے محاسن پر پچاس سے زائد مقالات و کتب لکھے جاچکے ہیں۔ پھر بھی اس کے محاسن کا احاطہ نہیں کیا جاسکا جو بھی قلم اٹھاتا ہے کچھ نہ کچھ نئی خوبیاں سامنے لاتا ہے غرض یہ کہ ایک طرف قرآن تمام کتابوں پر فضیلت رکھتا ہے تو دوسری طرف کنزالایمان بھی تمام تراجم قرآن پر فوقیت رکھتا ہے، اور اس حسین ترین و صحیح ترین ترجمے کی خدمت سے ایک طرف سیدنا امام احمد رضا قدس سرہ عہدہ برآ ہوتے ہیں تو املا کی خدمت انجام دینے میں صدر الشریعہ مولانا شاہ محمد امجد علی اعظمی قدس سرہ اپنا ثانی نہیں رکھتے بلکہ یہ ترجمہ قرآن سچ پوچھئے تو حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ ہی کی تحریک کا نتیجہ ہے واقعے کی تفصیل یوں بیان کی جاتی ہے:

"حضرت صدر الشریعہ مولانا شاہ محمد امجد علی اعظمی قدس سرہ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ سے ترجمہ قرآن کی گزارش کی اور قوم کو اس کی جس قدر ضرورت ہے اسے ظاہر کرتے ہوئے اس کے لئے اصرار کیا اعلیٰ حضرت نے وعدہ فرمالیا لیکن کثرت مشاغل کے باعث تاخیر ہوتی گئی تو اعلیٰ حضرت نے فرمایا ترجمہ کے لئے مستقل وقت نکالنا مشکل ہے اس لئے آپ رات کو سونے کے وقت یا دن میں قیلولہ کے وقت آجایا کریں تو میں املا کرا دوں، چنانچہ حضرت صدر الشریعہ ایک دن کاغذ قلم اور دوات لے کر اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور عرض کیا "حضرت ترجمہ شروع ہوجائے۔" چنانچہ

اسی وقت ترجمہ شروع کرا دیا۔ ترجمہ کا طریقہ ابتداً یہ تھا کہ ایک آیت کا ترجمہ ہوتا اس کے بعد اس کی تفاسیر سے مطابقت ہوتی اور لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ بغیر کسی کتاب کے مطالعہ و تیاری کے ایسا برجستہ اور مناسب ترجمہ تمام تفاسیر کے مطابق یا اکثر کے مطابق کیسے ہو جاتا ہے؟ حقیقتاً یہ اللہ کا بڑا فضل و احسان ہے اعلیٰ حضرت پر۔ اس کام میں جب دیر لگنے لگی تو اعلیٰ حضرت نے فرمایا: "ایسا نہیں بلکہ ایک رکوع کا پورا ترجمہ کرتا ہوں اس کو بعد میں آپ لوگ تفاسیر سے ملا لیا کریں۔" چنانچہ حضرت صدر الشریعہ اس کام میں لگ گئے پہلے ترجمہ لکھتے پھر تفاسیر سے ملاتے جس کی وجہ سے اکثر بارہ بجے کبھی کبھی دو بجے رات گئے اپنی رہائشگاہ پر واپس ہوتے، غرض اسطرح حضرت صدر الشریعہ نے اعلیٰ حضرت سے قرآن پاک کا ترجمہ مکمل کرا لیا۔ (سوانح اعلیٰ حضرت)

یہ عظیم الشان اور اہم کام دن یا رات کے قلیل عرصے میں سال ۱۳۳۰ھ و ۱۳۳۱ھ کے درمیانی چند ماہ میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ کنز الایمان کا جو مخطوطہ (مسودہ) مولانا قاری احمد جمال اعظمی مصباحی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ مرادآباد کی معرفت نہایت خستہ حالت میں دستیاب ہوا ہے اس کے شروع اور درمیان سے بعض اوراق غائب ہیں۔ شروع کے صفحات، سورۂ بقرہ، رکوع نمبر 1 سے ہے۔ اس کے پہلے صفحات دستیاب نہیں، یہ مخطوطہ حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے ترجمے کے کل صفحات ۳۲۵ ہیں اور سائز 20x30/8 انچ ہے جا بجا حاشیہ پر تاریخ بھی درج ہے۔ سورۂ بقرہ شریف کے اختتام پر تاریخ ہے: "شب بست و نہم ۲۹ جمادی الآخرہ قبل عشاء ہوا اختتام رسید بفضلہ تعالیٰ" سن نہیں دیا ہوا ہے غالباً ۱۳۳۰ھ ہے کیونکہ تاریخی نام "کنز الایمان" نکلتا ہے جبکہ ترجمے کا اختتام ۱۳۳۱ھ میں ہے اس سے معلوم ہوا کہ نام آغاز ترجمہ کے حساب سے ہے۔

سورۂ آل عمران کے اختتام پر ہے "شب پنجم رجب" جس سے ظاہر ہوتا ہے پوری سورۂ آل عمران کا ترجمہ ۱۵ صفحات پر ہے پانچ دنوں میں یا اس کے کم میں اختتام کو پہنچا یا اس سے ترجمے کی رفتار کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یومیہ پانچ صفحات ہوتے، واضح رہے کہ مسودے پر صرف ترجمہ ہی مرقوم ہے اور سطریں مختلف ہیں کسی صفحے پر ۱۶، کسی پر ۱۷، کسی پر ۱۹، کسی پر ۲۱۔

ہر سورہ کے شروع میں بسم اللہ شریف کا ترجمہ بھی لکھا ہے جو اسطرح ہے کہ "اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا" بعض مقامات پر ہے "بڑا مہربان" اور سورۂ یوسف پر ترجمہ یوں ہے: "جو بہت رحم والا مہربان" سورۂ الحاقہ پارہ ۲۹ سے ترجمہ یوں ہے: "جو نہایت مہربان رحم والا"

سورۂ نساء کے اختتام پر یہ تاریخ ہے جبکہ اسکے کل ۵۱ صفحات ہیں "شب دہم رجب قبل العشاء ۱۳۳۰ھ" گویا یہ بھی پانچ ایام میں مکمل ہوا۔ سورۂ انعام کے اختتام کی تاریخ ہے "۱۹ رجب" گویا مائدہ اور انعام دونوں سورتیں صرف ۹ ایام میں ترجمے سے گذریں جبکہ ان کے کل صفحات ۴۲ ہیں۔ سورۂ اعراف کے اختتام پر "۲۴ رجب" کی تاریخ درج ہے۔ سورۂ یونس کے اختتام پر "۲۵ رجب" کی تاریخ درج ہے۔ سورۂ ابراہیم، پارہ ۱۳ کے اختتام پر "۸ شعبان" درج ہے۔ سورۂ حجر، پارہ ۱۴ کے اختتام پر "۹ شعبان" ہے۔ سورۂ نحل، پارہ ۱۴ پر "۱۴ شعبان" ہے۔

اندازہ ہے کہ جمادی الآخرہ کی کسی تاریخ کو ترجمہ شروع ہوا اور ۱۹ شعبان تک ڈھائی مہینے میں مکمل ۱۴ پارے ہوگئے۔ سورۂ اسراء (بنی اسرائیل) پر "۱۹ شعبان" درج ہے۔ سورۂ کہف کے اختتام پر کوئی تاریخ نہیں البتہ تین رکوع قبل ختم ہونے کے "۲۲ شعبان" درج ہے، اس کے بعد سورۂ مریم مکمل نہیں ہے اور چالیس صفحات غائب ہیں۔ پھر سورۂ نمل، پارہ ۲۰ کے اختتام سے ایک رکوع قبل "شب ۲ جمادی الآخر" کی تاریخ مرقوم ہے گویا شعبان ۳۰ ہجری سے لے کر جمادی الاولیٰ ۳۱ ہجری تک ۹ مہینے کام بند رہا کسی اہم ضرورت یا علالت کے پیش نظر پھر ۹ ماہ بعد "۲ جمادی الآخرہ" کے قریب شروع ہوا یا جمادی الاولیٰ کے اواخر میں۔

سورۂ سبا، پارہ ۲۲ کے اختتام پر "شب ۷ جمادی الآخرہ" درج ہے۔ سورۂ یٰسین شریف کے اختتام پر "۸ جمادی الآخرہ" کی تاریخ درج ہے، گویا سورۂ فاطر و یٰسین کے ترجمہ جو ساڑھے پانچ صفحات پر مشتمل ہیں ایک دن میں تحریر کئے گئے۔ سورۂ صافات، پارہ

۲۳/ر کے اختتام پر شب ۹ جمادی الآخرہ درج ہے۔ سورۂ حدید، پارہ ۲۷/ر کے آخر میں شب ۲۰ جمادی الآخرہ درج ہے۔ سورۂ حشر، پارہ ۲۸/ر کے آخر میں "شب ۲۱ جمادی الآخرہ" درج ہے۔ سورۂ تحریم، پارہ ۲۸/ر کا اختتام "شب ۲۲ جمادی الآخرہ" ہے۔ سورۂ قلم، پارہ ۲۹/ر کا آخر یوں ہے "شب ۲۳ جمادی الآخرہ"۔ سورۂ جن، پارہ ۲۹/ر کے آخر میں "شب ۲۴ جمادی الآخرہ" ۴ ۱/۲ (ساڑھے چار) صفحات۔ سورۂ دہر، پارہ ۲۹/ر کے آخر میں تاریخ ہے "شب ۲۵ جمادی الآخرہ" ۴ صفحات۔ سورۂ تطفیف، پارہ ۳۰/ر کی تاریخ اختتام "شب ۲۶ جمادی الآخرہ" ۵ صفحات۔ سورۂ والتین کے آخر میں ہے "شب ۲۷ جمادی الآخرہ" ۳ صفحات۔

مسودے کے صفحات ۳۲۵ ہیں۔ آخری صفحہ پر حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کا دستخط اس طرح ہے:

شب ۲۸ جمادی الآخرہ ۱۳۳۰ھ

کاتب فقیر بارگاہ رضوی

ابوالعلا امجد علی اعظمی عفی عنہ

بہت سی سورتوں کے اختتام پر تاریخ درج نہیں، بلکہ بعض سورتوں کے درمیان میں بھی تاریخیں درج ہیں۔

ابتدا اور انتہا کی تاریخوں سے اندازہ لگتا ہے کہ ترجمۂ کنزالایمان کی تحریر کا آغاز جمادی الآخرہ ۱۳۳۰ھ میں ہوا اور اختتام ۲۸/ جمادی الآخرہ ۱۳۳۰ھ میں، لیکن کام مسلسل نہیں ہوا ہے۔ بعض صفحات مسودے کے درمیان سے غائب بھی ہیں جن کی تاریخیں معلوم کرنا مشکل ہے، البتہ اس بات کا اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں کہ یہ نادر و نایاب اور عظیم الشان ترجمۂ قرآن موسوم بہ "کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن" سال کے چند مہینوں میں مکمل ہوا، پورے ایک سال بھی صرف نہ ہوئے اور وہ بھی رات میں عشاء کے بعد سوائے چند ان ایام کے جن کی صراحت ہے کہ ان میں قبل عشاء کام ہوا۔ اندازہ ہے کہ یہ کام چار پانچ مہینوں میں انجام کو پہنچا۔ اتنی قلیل مدت میں قرآن کا ایسا عظیم الشان ترجمہ بھی اعلیٰ حضرت کی خصوصیات سے ہے۔

حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا یہ مسودہ اصل وہی مسودہ معلوم ہوتا ہے جسے سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے املا کرایا، کیوں کہ متعدد مقامات پر خاص سطر ہی میں ایک ترجمہ لکھا ہوا ہے پھر اس کو قلم زد کر کے آگے دوسرا ترجمہ ہے۔ گویا ایک ترجمہ لکھوا کر اس پر غور فرماتے پھر ضرورت محسوس ہوتی تو قلم زد کر کے دوسرا لکھواتے پھر آگے کی آیات کا ترجمہ ہوتا۔ ہاں بعض مقامات وہ بھی ہیں جن کو قلم زد کر کے دو سطروں کے درمیان کی جگہ یا حاشیے پر ---- کا نشان لگا کر دوسرا ترجمہ مرقوم ہے۔ لیکن ایسے مقامات بہت کم ہیں، غالباً یہ نظر ثانی کے وقت ہوا ہوگا۔

بعض آیات کے ترجمے دو دو ہیں۔ میں نے ایسے مکرر تراجم کو رضوی کتاب گھر بھیونڈی، دہلی سے شائع ہونے والے نسخۂ کنزالایمان کے حاشیے پر مکرر لکھ کر حاشیہ میں شامل کر دیا ہے جبکہ سابقہ مطبوعہ نسخوں میں صرف ایک جگہ مکرر ترجمہ تو متن میں اصل ترجمہ کے ساتھ ہی درج ہے اور وہ آیت ہے: "الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ" [البقرہ، ۱۴۷]

اس مسودے میں درمیان سطور جگہ جگہ موٹے قلم سے صفحات لکھے ہوئے ہیں، ویسے پہلے کے کاتب درمیان کتابت جب کتاب کا صفحہ پورا ہوتا تو مسودے میں اسی جگہ سطروں کے بیچ صفحہ ڈال دیا کرتے تھے اب یہ رواج کم ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسی خاص نسخے سے اولین مرتبہ کتابت و طباعت کا بھی کام لیا گیا ہے۔ کاتب نے سورۂ انفال پر ۲۰۹ صفحہ لکھا ہے جبکہ تین سورتیں اس کے بعد ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی مرتبہ جو کنزالایمان کی اشاعت ہوئی اس کے کل صفحات ۶۱۰ رہے تھے۔ ایسا کوئی مطبوعہ نسخہ اب تک میری نظر سے نہیں گزرا ہے البتہ سنا ہے کہ پہلے مکمل صرف ترجمہ قرآن بغیر تفسیر کے چھپا تھا، غالباً یہ اسی نسخے کا صفحہ ہوگا، کیوں کہ ۶۱۰ صفحات میں تفسیر کے ساتھ ترجمہ و متن قرآن آ سکنا مشکل ہے۔ خصوصاً اس وقت جبکہ تمام کام لیتھو سسٹم سے ہوتا تھا۔ "قرآن کریم کے اردو تراجم" مصنفہ ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم میں ہے کہ "کنزالایمان کا پہلا ایڈیشن مراد آباد کے مطبع نعیمی میں طبع ہوا۔ یہ بڑے کاغذ پر طبع تھا اور چار سو اٹھاسی ۴۸۸ صفحات پر مشتمل تھا۔" ایسا کوئی نسخہ بھی اب تک میری نظر سے نہیں گزرا۔ ممکن ہے یہ بغیر متن قرآن صرف ترجمہ کی کوئی اولین اشاعت ہو۔

اب ذیل میں بعض وہ مقامات پیش کیے جاتے ہیں جہاں

پہلے ترجمہ کیا تھا بعد میں تبدیل کر کے دوسرا لکھا گیا تا کہ اس سے امام احمد رضا کے فکری ارتقاء کا اندازہ لگایا جا سکے۔

سورہ	آیت	ترجمہ اول (غیر مطبوعہ قلم زدہ)	ترجمہ ثانی (مطبوعہ)
آل عمران	۴۳	اے مریم اپنے رب کیلئے سجدہ کرو اور اس کے حضور ادب سے کھڑی ہو	اے مریم اپنے رب کے (حضور ادب سے کھڑی ہو اور اس کے لئے سجدہ کر)
	۴۴	جب وہ اپنی قلمیں ڈالتے تھے	جب وہ اپنی (قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے)
نساء	۷۴	تو اسے چاہیے کہ اللہ کی راہ میں ان سے لڑے جو آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی مول لیتے ہیں	انہیں اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیے جو دنیا کی زندگی بیچ کر آخرت لیتے ہیں
	۸۳	جان لیتے ہیں جو بات کھود کر نکال لیتے ہیں	جان لیتے ہیں جو بات (میں کاوش کرتے ہیں)
	۱۵۵	تو یقین نہیں لاتے (رکھتے) مگر تھوڑا	تو ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑے
مائدہ	۲۱	اور اپنی کی طرف پلٹ نہ جاؤ کہ تو زیاں کی طرف پلٹو گے	اور پیچھے نہ پلٹو کہ نقصان پر پلٹو گے
انعام	۱۴۵	یا وہ بے حکمی کا جانور، جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا	یا وہ بے حکمی کا جانور (جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا)
انفال	۲۷	اے ایمان والو اللہ و رسول سے خیانت نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو جان کر تو اللہ ان کے کاموں سے خبردار ہے	اے ایمان والو اللہ و رسول سے دغا نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت تو اللہ ان کے (کام دیکھ رہا ہے)
توبہ	۱	بیزاری ہے اللہ اور رسول کی	بیزاری کا حکم سنانا ہے اللہ اور رسول کی طرف سے
ابراہیم	۱۲	اور ہم ضرور صبر کریں گے تمہاری ایذا پر	اور تم جو ہمیں ستا رہے ہو ہم ضرور اس پر صبر کریں گے
نمل	۴۴	اس محل میں داخل ہو	اس سے کہا گیا کہ (صحن میں آ)
صافات	۴۸	ان کے پاس ہیں نیچی نگاہ والیاں بڑی آنکھ والیاں	ان کے پاس ہیں (جو شوہروں کے سوا دوسری طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیں گی، بڑی آنکھ والیاں)

سورۃ الشمس میں "وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا" کا ترجمہ صرف اس قدر ہے: "اور نقصان پایا" آگے جگہ چھوڑی ہوئی ہے شاید بعد میں لکھنا تھا کسی وجہ سے نشست بدل گئی اور یہ ناقص رہ گیا۔ مراد آباد سے حضرت صدر الافاضل نے جو نسخہ مع تفسیر طبع کرایا ہے اس میں اس آیت کا ترجمہ اس طرح ہے: "اور نامراد ہوا جس نے اسے معصیت میں چھپایا" (سورۃ الشمس، پارہ ۳۰، آیت ۱۰)

سورۂ مجادلہ پارہ ۲۸، آیت نمبر ۱۲ "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَیْتُمُ" "اے ایمان والو جب تم کوئی بات رسول سے آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض کے پہلے کچھ صدقہ دے لو" اس پر مسودے میں ایک مختصر حاشیہ ہے: "یہ اس کی اصل ہے جو مزارات اولیاء پر تصدق کے لئے شیرینی وغیرہ لے جاتے ہیں۔" اس حاشیہ کو حضرت مفسر قرآن مولانا نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ نے اپنی تفسیر خزائن العرفان میں

حضور اعلیٰ حضرت کے حوالے سے شامل فرمالیا ہے۔ سورۂ رحمٰن / آیت: ۳۳ سے ۳۶ / پر بھی دو حاشیے ہیں جو تفسیر خزائن العرفان میں شامل ہیں۔

سورۂ مائدہ / آیت: ۵۴: "وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ" کا مطبوعہ ترجمہ ہے: "اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے۔" اس کا مسودے میں حاشیے پر دوسرا ترجمہ بھی مرقوم ہے "(اور کسی کے لولیے سے نہ ڈریں گے)" یہ دوسرا ترجمہ پہلے کو قلم زد کئے بغیر نسخ کی علامت "ن" کے ساتھ ہے۔ یہ دوسرا ترجمہ پہلے سے زیادہ مختصر اور ٹھیٹ محاورے میں ہے۔ میں نے تصحیح شدہ جدید طبع نسخے میں اس کو شامل کر دیا ہے اور حاشیے پر علیحدہ رکھا ہے۔

سورۂ اعراف / پارہ: ۸ کی ابتدائی آیات: "كِتَابٌ أُنْزِلَ إِلَيْكَ ...... الخ" کے ترجمہ "اے محبوب! ایک کتاب تمہاری طرف اتاری گئی تو تمہارا جی اس سے نہ رکے۔" پر ایک مختصر حاشیہ اس طرح ہے: "یہ خیال پیدا نہ ہو کہ شاید لوگ نہ مانیں۔" یہ حاشیہ بھی جدید طبع ہونے سے رہ گیا ہے البتہ اس کا مفہوم خزائن العرفان میں موجود ہے۔

ایک ضروری وضاحت: ترجمۂ اعلیٰ حضرت کے مخطوطے اور اس کے قدیم مطبوعہ نسخوں کو دیکھنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اعلیٰ حضرت یا صدر الافاضل قدس سرہما نے مضامین قرآن کی کوئی فہرست نہیں بنائی تھی اور نہ قدیم نسخوں میں کوئی فہرست مضامین چھپی ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے تقسیم ہند کے بعد سب سے پہلے ترجمۂ اعلیٰ حضرت کو "کتب خانہ اشاعت الاسلام دہلی" نے چھاپنا شروع کیا تو اس کے مطبوعہ نسخوں میں بھی فہرست نہیں ہوتی تھی۔ کچھ دنوں کے بعد کسی کے مشورے پر یا کسی مصلحت کی وجہ سے اس کتب خانے نے ایک فہرست مضامین شامل کر دی اور جب دیگر اداروں نے ترجمہ اعلیٰ حضرت شائع کرنا شروع کیا تو سب نے اس کی تقلید کی اور وہی فہرست، تقریباً دہلی کے تمام ناشرین نے اس کو شائع کر ڈالا فہرست کی پیشانی پر یا اس کے آخر میں مرتب کی حیثیت سے کسی کا نام بھی نہیں۔ اس لیے آج کل عام طور سے یہ سمجھا جانے لگا ہے کہ یہ "فہرست القرآن المجید" اعلیٰ حضرت کی ہے یا صدر الافاضل کی، حالانکہ دونوں بزرگوں کا اس فہرست کی ترتیب و اشاعت سے کوئی تعلق نہیں اور چونکہ اس فہرست میں بعض عنوانات کے تحت جو آیات دی گئی ہیں ان کا بظاہر عنوان سے تعلق معلوم نہیں ہوتا اور نہ ہی تفسیری طور پر ان آیات کی عنوان سے مطابقت ہو پاتی ہے اس لئے اس کو بہانہ بنا کر بعض معاندین نے اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرنا شروع کر دیا ہے حتی کہ بعض مخالفین نے ان کے خلاف مضامین بھی چھاپ ڈالے ہیں۔ اس لئے یہ وضاحت ضروری تھی اور میری تمام ناشرین قرآن سے گزارش ہے کہ ترجمۂ اعلیٰ حضرت و تفسیر صدر الافاضل کے ساتھ اپنی طرف سے کوئی فہرست مضامین شامل نہ کریں کہ اعلیٰ حضرت یا صدر الافاضل موردِ الزام ٹھہریں اور اگر عوام کی افادیت کے پیش نظر کوئی فہرست شامل ہی کرنی ہے تو اسے مستند و معتبر علمائے اہلسنت، بالخصوص بریلی شریف آستانہ اعلیٰ حضرت، جامعہ نعیمیہ مراد آباد یا الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ کے مستند علماء کو دکھا لیں اور مرتب کی صراحت بھی فہرست کی پیشانی پر یا آخر میں کر دیں، جب شائع کریں تاکہ اضافی چیزوں میں تسامح واقع ہو جانے کی وجہ سے سرکار اعلیٰ حضرت یا صدر الافاضل کے دامن پر دھبہ نہ آئے۔

غرض حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کا بڑا احسان ہے کہ سرکار اعلیٰ حضرت سے اصرار کر کے قوم مسلم کی بھلائی کیلئے قرآن عظیم کا اردو میں ترجمہ کروا ڈالا، ورنہ قرآن فہمی میں اردو داں طبقے کو کتنی دشواری ہوتی محتاج بیان نہیں خصوصاً جبکہ مارکیٹ میں متعدد غلط ترجمے رواج پا چکے تھے۔ یقیناً حضور صدر الشریعہ اور سرکار اعلیٰ حضرت کے اس عظیم احسان سے امت مسلمہ رہتی دنیا تک عہدہ برآ نہیں ہو سکتی ہے۔

راقم الحروف نے کنز الایمان کے مخطوطے اور قدیم مطبوعہ نسخوں کی مدد سے کنز الایمان کی حتی المقدور تصحیح کروالی ہے کیونکہ ناشرین کی بے توجہی اور تصحیح میں غفلت کی وجہ سے کنز الایمان میں کتابت کی بے شمار غلطیاں در آئی تھیں الحمد للہ تصحیح شدہ نسخے "فیاض الحسن بک سیلر، ٹی سڑک، کانپور" اور "رضوی کتاب گھر، بھیونڈی، دہلی" سے شائع ہو رہے ہیں۔ فالحمد للہ اولاً و آخراً

☆.....☆.....☆.....☆.....☆